

فلپ ہٹی کا یہ قول اعترافِ حقیقت کا اعلان کرتا ہے: ”محمد عربی کے سوا اور کسی پیغمبر کو یہ خصوصیت حاصل نہیں ہوئی اور نہ کوئی امت کرہ ارضی پر ایسی موجود ہے، جو اپنے پیغمبر اور ان کی آل پر شب و روز کے ہر حصے میں تواتر و تسلسل کے ساتھ درود و سلام پھیلتی ہو،“ (ص ۲۰۸)۔ آخری باب میں ۲۶۲ اعترافات دیے گئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ کی ذات والاصفات ایسی خصوصیات کی حامل ہے جن کی صداقت کا اعتراف غیر مسلم بھی کرتے ہیں۔ (ظفر حجازی)

معروف و منکر، مولانا سید جلال الدین عمری۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، دعوت گر، ابوالفضل انگلیو، جامعہ گر، نئی دہلی، بھارت۔ صفحات: ۳۱۲۔ قیمت: ۱۸۵۔

علمی تحریکاتِ اسلامی کی دعوت کی بنیاد امر بالمعروف کا فریضہ ہے۔ یہ تحریکات اللہ کے بندوں کو جس چیز کی دعوت دیتی ہیں، اسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے امت مسلمہ کا مقصد وجود قرار دیا ہے (آل عمرن: ۳-۱۰)۔ گویا امت مسلمہ وہ بھلائی والی امت ہے جس کا بنیادی کام لوگوں کو بھلائی، سچائی، حق اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اطاعت کی طرف بلانا اور انسانی معاشرے سے ظلم و استھصال اور برائی کا مثنا ہے۔

مولانا جلال الدین عمری علمی حلقوں میں ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں اور حقيقة معنی میں علماء سلف کی یادتا زہ کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ کتاب ۱۹۷۷ء میں تصنیف فرمائی تھی۔ اب تقریباً ۲۷ سال بعد نظر ثانی اور اضافوں کے ساتھ اسے کتاب کی جدید ترتیب کے ساتھ طبع کیا گیا ہے۔ کتاب کا ہر لفظ انتہائی ذمہ داری کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے اور ابوب میں ذیلی موضوعات قائم کر کے موضوع کے مختلف پہلوؤں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

مولانا نے معروضی طور پر مفسرین، فقہاء و مفکرین کی آراؤ کمل حوالوں کے ساتھ یہ کتاب کیا ہے اور ان کی روشنی میں راہِ اعتدال اختیار کرتے ہوئے اپنے موقف کو پیش کیا ہے۔ عموماً یہ تصور پایا جاتا ہے کہ امر بالمعروف ایک فرضی کفایہ ہے اور اس راستے کے حامل شاطئی اور امام ابن تیمیہ جیسے فقہاء ہیں۔ دوسری جانب امام غزالی اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ اسی موقف کو شیخ عبداللہ دراز نے اختیار کیا ہے کہ دعوت خیر کا کام ہر مسلمان پر واجب ہے کیونکہ اس فرض کو ناجام دینا حقیقت میں دین کی ایک عمومی مصلحت کو پورا کرنا ہے اور اس کے پورا کرنے کا مطالبہ فی الجملہ سب ہی کے لیے ہے۔ (ص ۲۶)